Taskirat Khsana
By Gulam Hedar G.K.V.


1264,U



تسخیر الخشنہ

یعنی

قصۂ شمس و مریخ

جسکو

دریاے سخندانی و معدن علم و ہنر سید غلام حیدر صاحب جج سلطانپور نے

بتقلید

Shakespeare's Taming of the Shrew

ایک مشہور انگریزی ناٹک کے

تصنیف فرماکر

مصنفان رسالہ تفریح العقلا کو عطا کیا

بہ توجہ منشی شنبھودیال سپرنٹنڈنٹ

مطبع نظائر قانون ہند الہ آباد مین چھپا

بہار چمنستان

اردو زبان مین قصص بہت ہین مگر چونکہ جس زمانہ کے واسطے وہ موضوع تھے اب باقی نہین رہا اسلئے اکثر طبائع نازک کو انکے مضامین پسند نہین آتے اس نظر سے اڈیٹر رسالہ ہذا نے کچھ عرصہ ہوا ایک ناول اردو زبان کے تحریر کی جرأت کی تھی اور چونکہ وہ مطابق طبیعت اور خلقت انسانی کے تھا اکثر ناظرین نے اسکو نہایت پسند کیا اور دلچسپ تصور کیا اور فرمایا کہ یہ فسانہ بلاشبہ لاثانی ہے۔ اس قصہ کا نام بہار چمنستان ہے قیمت ۸ مطبع نظائر قانون ہند الہ آباد سے ملسکتا ہے*

قصہ گل اندام۔ ایک ستمباز سادہ مزاج نوعمر امیرزادی کی مصیبت ناگہانی کا تذکرہ ہے سلاست زبان و سادگی عبارت مین یکتا ہے قیمت ۱ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔

قصہ نسرین و صد برگ۔ یہ چھوٹا سا قصہ [illegible] ہے خود غرضی کے نتائج اور راستی اور ہمدردی کے اوصاف نہایت خوبی سے ظاہر کئے گئے ہین قیمت ۱ علاوہ محصول۔

قصہ چندراوتی۔ راجپوتون کی دلاوری اور مردانگی اور ہندوستانی مزاج کی کیفیت بخوبی اور نہایت دلچسپ طریقہ پر دکھلائی گئی ہے شروع کرنیکے بعد ناظرین اس فسانہ کو بلا ختم کئے ہوئے چھوڑنا گوارا نہ کرینگے قیمت ۳ علاوہ محصول۔

قصہ شور و شر۔ یہ قصہ اسم بامسمی ہے ایک صاحب کا قول ہے کہ باریک بینی قانونی مین لاجواب ہے قیمت ۳ علاوہ محصول۔

قصہ سنہری بی بی۔ تعلیم و خیالات انگریزی کا اثر جو اس زمانے کی [illegible] پر ہوا ہے اس قصہ سے نہایت خوبی سے ظاہر ہوتا ہے۔ گفتگو کا لطف نفاست اور عبارت کی فصاحت اسکے مضامین سے نمایان ہے ارباب ذوق و مذاق اسکو بہت [illegible]

[illegible]



تسخیر الخشنہ

محمود - آپ سے مین نے چند بار باصرار اظہار مطلب کیا مگر آپ کو بھی ضد ہو گئی ہے آخر صاحبزادیون کے بیاہ کی کچھ تدبیر کیجئے گا۔

بختیار - مجھکو بھی نہایت افسوس ہے کہ جس مرتبہ آپ نے مجھ سے فرمایا مین نے بمجبوری آپ کے خلاف مرضی جواب دیا مگر حیران ہون کہ کیا کرون بھلا یہ ہو سکتا ہے کہ بڑی لڑکی کو تو نہ بیاہون اور چھوٹیون کا بیاہ کر دون۔

محمود - واقعی آپ کے نزدیک تینون صاحبزادیان باعتبار اولاد اور محبت یکسان ہین لیکن گستاخی معاف ہر کوئی تو آپ کی تینون صاحبزادیون کے مساوی سمجھنے پر مجبور نہین ہو سکتا نہ تینون کے بیاہ کا ذمہ لے سکتا ہے۔

بختیار - سچ ہے اور بالکل سچ ہے مین خوب سمجھتا ہون کہ مریخ بیگم کا کون خواستگار ہوگا اور جس کی تنگ مزاجی کا مین خود قائل ہون اوسکے حق مین کسی سے توقع کرسکتا ہون کہ نیک مزاج سمجھے گا - افسوس کچھہ کرتے دہرتے ہنین بنتا اگر اوسکی ہان اس دنیا مین میری معین ہوتی تو اوسکے بہروسہ مین اوسے بیٹھال رکھتا اور اوسکی چھوٹی بہنون کو بیاہ دیتا -

مروے از غیب برون آید و کارے بکند

السلام علیکم -

وعلیکم السلام -

تشریف لائیے -

حاضر ہوا -

بختیار - کیا اسکے پہلے میری اور آپ کی ملاقات ہوئی ہے اگر اتفاق ہوا ہے تو معاف فرمائیے کہ مین بالکل بھول گیا - اسم شریف -

شمس ہوشیار - بندہ نواز آپ نے مجھے پہلے ہنین دیکھا یہ اول مرتبہ ہے کہ مجھے غرض نے مجبور کیا کہ شرف زیارت حاصل کرون -

بختیار - میری خوش نصیبی ہے کہ آپ نے قدم رنجہ فرمایا مجھے عزت دی مین نہایت شکر گذار ہوا فرمائیے آپ کی کیا غرض

ہے جہان تک میرے امکان مین ہے مین سعی کرونگا۔

شمس - حق تعالی آپ کو سلامت رکھے اور جزاے خیر دے میری حاجت ایسی مشکل نہین ہے کہ جسکی بابت آپ کو تکلیف ہو۔

بختیار - مین بنہایت خوشی سے آپ کی مدد کرونگا۔

شمس - قبل اسکے کہ مین اظہار غرض کرون یہ عرض ضروری ہے کہ آپ پر ظاہر ہو کہ مین آصف مرزا مرحوم کا بیٹا ہون۔

بختیار - افسوس مرزا صاحب مالک لکستان نے اس دار فانی سے سفر آخرت فرمایا اور مین نے اتنے تہوڑے فاصلہ پر نہ سُنا

شمس - حضرت ہان کل من علیہا فان چہ مہینے ہوئے کہ والد نے انتقال فرمایا اور والدہ تو پہلے ہی رحلت کر گئی تہین مین ہی اکلوتا لڑکا اپنے والدین کا ہون اور اونکی املاک کا مالک ہون

بختیار - افسوس گہر ہی خالی ہو گیا - ہے ہے -

شمس - جی ہان جو مرضی الٰہی یہ ہی وجہ میری حاضری کی ہے (نیچی نظر کرکے) آپ کی عنایت سے میرا اوجڑا ہوا گہر پہر آباد ہو سکتا ہے -

بختیار - خاطر جمع فرمایئے مین ہر طرح کوشش کرونگا کیا کہین آپ کی شادی کا پیغام ہے -

شمس - جناب کہین نہین مین تو فرخ بیگم کی خواستگاری کو

حاضر ہوا ہون -
محمود نے بختیار کی طرف دیکھہ کر اوسکی خوش نصیبی پر تعجب
کیا اور بختیار نے بھی حیرت سے شمس کی طرف دیکھا -
بختیار - میری تین لڑکیان مریخ بیگم - حسن آرا - گیتی فروز
ہین فرخ بیگم تو میری لڑکیون مین کسی کا نام نہین ہے -
شمس - مریخ بیگم یا زحل بیگم تو آپ فرمائین باپ کو اولاد
پر اختیار ہے مگر مین اونہین کو فرخ بیگم لکہتا ہون -
بختیار - مریخ خیر سے بالغہ و رشیدہ ہے اگر وہ آپکو
منظور کرے تو مین نہایت خوشی سے آپ کے ساتھہ اوسکا بیاہ
کرونگا آپ سا شوہر اوسکو ہرگز نصیب نہوگا مگر کیا کہون کہ مین
اوس سے کچھہ بھی نہین سکتا اور کیا آپنے اوسکے مزاج کی کیفیت
نہ سنی ہوگی اور اگر نہین سنی تو مین عرض کرتا ہون - اشعار

خجل اوسکے رخ سے ہے ماہ منیر
نہین اوسکا دنیا مین کوئی نظیر
ڈہلے عضو سانچے مین اوسکے ہین سب
ہے مشہور وہ از عجم تا عرب
ہے بے عیب پر ذات اللہ کی
کوئی بات کرتی نہین راہ کی
ہمیشہ رہا کرتی ہے خشمناک
ذرا بھی نہین بد زبانی مین باک
کہو ایک تو دس سناتی ہے وہ
عبث شور اور غل مچاتی ہے وہ

یہان تک بختیار نے کہا تہا کہ محلسرا مین غل مچا "بی بی کیدہن
مارتی ہو میری کیا تقصیر آپ تو نہ اپنا نقصان دیکھتی ہین نہ دوسرے

کی چوٹ اور ضرر کا دہیان رکہتی ہین آدمی کیا آفت ہے مین
کس بلا مین پھنس گئی - پہر بہ قول پنچ -

دیکہہ تو تیرے سبب کتنے غریبان جہان — کرتے ہین آہ و فغان
پر تجہے آہ سے کچہہ اونکے سروکار نہین — ہے بڑے حیف کی جا
اب تو لازم ہے تجہے رحم ارے او ظالم — دے زیادہ نہ الم
اسقدر ظلم مناسب ہے تجہے زنہار نہین — مان لے میرا کہا"

ادہر جو زبان پر آیا اسی طرح چلاتی اور روتی بہاگتی ہوئی مغلانی بختیار کے سامنے آئی" میان بڑی بیگم نے پاجامہ سینے کا حکم دیا تہا دیکہئے بہلا چنگا مین نے سی سلا کر تیار کیا تو اوسکی پہاڑ پہاڑ کر دہجیان کر ڈالین تین روپیہ پر پانی پہیر دیا اور میرے کپڑے مجہ سے پہاڑ ڈالے اور مارا -

بختیار - لاحول ولا قوة الا باللہ -

ماما - حضور کیا عرض کرون بڑی بیگم نے خاصہ پر سے اوٹہہ کر لونڈی کے سر پر پتیلی دے ماری مین نے اتنا ہی جہکے سے عرض کیا تہا کہ بی بی ہاتہہ ہی تو ہے نمک ذرا زیادہ ہو گیا ہے سو بہی جب بار بار پوچہا کہ کیون ری مردار کیون نمک جہونک دیا اب بگڑی ہوئی ہین کہ جواب کیون دیا حضور کسی طرح نباہ نہین اگر گویم مشکل نہ گویم مشکل اصیل کی چہوکری رات کو جو رونے لگی تو پوچہنے لگین کہ کیدن روتی ہے اصیل نے

اس خوف سے کہ کہین چھوکری کا کچھ مرنہ بنائین جواب نہ دیا تو یکبارگی جھپٹ کے اوسکے بال گھسوٹ لئے۔

بختیار۔ سنئیے حضرت جس خجستہ اطوار کے آپ خواستگار ہین یہہ اوسی کی کرتوت اور کردار ہین۔

شمس۔ بجا ہے ع بدقت مے توان فہمید معنی ہائے داد سیہ آثار امارت و تمکنت و عظمت و وقار ہین ماشاء اللہ اچھون کے آپ اچھے ہی ہوتے ہین۔

بختیار۔ اگر آپکو پند سودمند ہوتی ہو تو یہہ سن لیجئے

زن بد در سرائے مرد نکو ہم درین عالم است دوزخ او
زینہار از قرین بد زنہار وقنا ربنا عذاب النار

شمس۔ جناب مین نے زنان بد کے متعلق اور بھی پند سنے ہین جو فرمودہ سعدی سے بہی بڑہے چڑہے ہین اونہون نے تو کلام متین اور مہذب مین فرمایا ہے مگر وہ زنان بدکردار ناشائستہ اطوار سے متعلق ہین نہ شریفہ و عفیفہ سے یقین جانئے کہ مین فرخ بیگم کا سو جان سے خریدار ہون بشرطیکہ آپ جہیز معقول عنایت فرمانے کا اقرار کرین۔

بختیار۔ اگر مرہنج نے آپ کو قبول کر لیا تو دو لاکہہ روپیہ نقد دونگا اور آپ نے کل وارثون کی رضامندی سے وصیت کرونگا کہ میرے بعد میری نصف جایداد آپ کو ملے۔

شمس - حضرت میرا ایجاب اب کامل ہے صرف قبول کی دیری ہے معاہدہ کی تکمیل کی تدبیر فرمائی یعنی مریخ بیگم صاحبہ سے پوچھیئے اور مجھے بھی اپنے ساتھ چلمن تک لے چلیئے -

بختیار - بہتر آیئے تشریف لائیے -

بختیار اور شمس دونوں ملکہ محلسرا کے اندر گئے اور پردہ گرا کے شمس کو چلمن کے باہر کرسی پر بٹھلایا اور خود دختر نیک اختر کے پاس پہونچے -

بختیار - بیٹی تمہاری خوش قسمتی سے حق تعالے نے وہ دن دکھایا ہے کہ امیرالامرا مرزا شمس نے تمہاری خواستگاری کی ہے -

مریخ - ابّا تم پر خدا کا قہر نازل ہو نہ میری ماں مرجاتی نہ مین تم پر بہار ہوتی آئے دن بیاہ کا چرچا گھر سے باہر کرنے کا منصوبہ ہم تینوں بہنوں پہ تو قہر الہٰی اوسی دن نازل ہوا جب ہم بے ماں کے ہوگئے خیر بہتر جس مین تمہاری بھلائی ہو وہ کر گزرو آج مجھے کلھہ میری بہنوں کو نکالو اور میری ماں کی سوت سے جو چاہو گھر آباد کرو سو بخیر خدا نے چاہا تو ملیا میٹ ہو جائیگی - آگ لگاؤن تمہارے گھر کو اور خدا اوس سے سمجھے جو مجھے ستانے آیا ہے -

شمس - حضرت تشریف لائیے بس استرضا ہو چکی آپ کے گھر وہ نہین رہا چاہتین جو کہا اوسکے سوا اور وہ کیا کہین دنیا

مین کہین لڑکیان ہی ایسا کہا کرتی ہین کہ ہمین بیاہ دو۔

بختیار۔ (باہر آکر) ذرا سمجھہ بوجھہ لیجیے۔

شمس۔ جناب مین نے خوب سمجھہ لیا اور بدل منظور کیا آپ شادی کی ایسی جلد تاریخ مقرر فرمایئے کہ ہفتہ کے اندر ہی ہو۔

محمود و بختیار نے چپکے چپکے پہلے کچھہ باتین کین۔

بختیار۔ بہت بہتر آج کے پانچوین روز ۲۸۔ جمادی الاول کو نکاح ہو سکتا ہے۔

شمس۔ نہایت مناسب اب مین چاہتا ہون کہ بلا توقف اپنے گہر جاؤن اور چڑہاوے کا سامان کرون غالبًا فرخ بیگم سن رہی ہونگی انشاء اللہ ہر قسم کے دو ہرے زیور ہونگے جو دور دور کے ملکون سے میرے باپ نے بہو کے واسطے جمع کیے تہے اور چین اور فرنگ کی اطلس و دیبا اور گجرات و بنارس کے مشروع کے تہان بے بہا اور ظروف طلائی و نقری جو اطراف عالم سے میرے والد کے دوستون نے بطور تحائف بہیجے تہے اور ایران کا عطر ہوگا اور ختن کا مشک۔

بختیار۔ بیٹی حق تعالے مبارک کرے پنجشنبہ کو تمہارا عقد خدا نے چاہا تو ہوگا۔

مریخ۔ اچھا اب پنجشنبہ کو تم مجھے سولی پر چڑہاتے ہو چڑہاؤ خدا کے روبرو امان تم سے سمجھہ لین گی اور خدا ایسے

شیخی باز کو شرمائیے اور آٹھ روز ہی نکرے۔
شمس۔ آداب عرض ہے انشاءاللہ پنجشنبہ کو حاضر ہونگا۔
بختیار۔ خدا کو سونپا مین ابھی سے انتظام واہتمام شروع کرتا ہوں۔
شمس۔ بمنت یہ عرض کرتا ہون کہ قاضی صاحب صادق لہجہ وخوش کلام ہون تا خطبہ نکاح فصاحت اور صحت سے پڑھین۔
بختیار۔ ضرور۔ ضرور یہان ایک نہایت ہی لایق عالم باعمل اور عاقل ومعمر بزرگ ہین۔
شمس اپنی کامیابی پر خوش ہوکر اپنے گھر کو روانہ ہوا اور بختیار نے بہ سرور موفور بند وبست شادی شروع کیا سارے شہر مین ہر شخص ایک دوسرے سے شمس اور مریخ کی منگنی کا چرچا کرتا تھا کوئی کہتا کہ یون غیب سے سامان ہوتا ہے جسکی نسبت وہم وگمان بھی نہ تھا کہ بیاہ ہوگی اوسکا خریدار شمس ہو دوسرا کہتا کہ بھائی چٹ منگنی پٹ بیاہ اسی عقدپر صادق ہے غرضکہ سو ہو منہ سو زبان کوئی کچہ کہتا تھا کوئی کچہ کسی کی زبان پہ مریخ کے اوصاف تہے بختیار بہی جب خیال کرتا تھا تو متحیر ہوتا تھا کہ شمس بچہ نہین نادان نہین پہر اوسکو کیا سوجہی جو دانستہ عذاب جان مول لیتا ہے اگر کہون ع بد وزد طمع دیدہ ہوشمند سو یہ بھی نہین وہ خود امیر الامرا ہے اودہر شمس راستہ بھر اپنے خیالات

مین غرق تہا کہ ایسے تنک مزاج خود پسند کو اپنا بنانا اور ساری عمر اوسکے ساتہہ نباہنا کیونکر ممکن ہوگا مگر چونکہ وہ نہایت ہی ذہین تہا اور اسپر اوسکو پوری قدرت تہی کہ اپنے مکنون او مظنون کو جس طرح چاہے ظاہر کرے اور جو کچہہ کہہ چکا اور کر چکا ہو اوسکو اوسی دم دوسری طرز پر پلٹ دے اور پہلی حرکت یا کلام ناگوار کو دوسری مرتبہ کردار اور گفتار سے گوارا کر دے تہوڑی دور چلکر ساری دقتین اوسنے آسان کرلین اور کہا کہ۔ شعر

مشکلے نیست کہ آسان نشود مرد باید کہ ہراسان نشود

غرضکہ ادہر تو شمس اپنے گہر کے راستہ پر تہا ادہر مریخ اپنے برج عفت مین جہلاتی تہی کہ جو مجہے بیاہنا چاہتا ہے اوسکا منہہ ہے کہ مجہہ سی عالی رتبہ خوش وضع بلند حوصلہ کا نباہ کرسکے کیا میری مرضی کے موافق اوسکا گہر ہوگا اور اگر ہوا بہی تو جیسا مین چاہتی ہون آراستہ اور سجا ہوگا میری مرضی کے موافق اوسکے یہان نوکر ہونگے کبہی نہ ہوگا اور اگر نہوا تو ایسا ہٹک کرونگی کہ ساری امارت بہول جائے اگر وہ سمجہتا ہو کہ میرے مزاج کے خلاف کچہہ تو نہ اب تک ہوا نہ آئندہ ہو نہ مین نے آج تک کسی کی سنی نہ کلہہ سنونگی شعر مین اپنے ڈہنگ مین ہون ایسی کامل۔ ہین عاجز بہ مجہسے فاضل اور جاہل۔ اور جو یہ سوچے کہ مجہے مطیع و رام کرے گا تو یہ خیال خام ہے مجہہ پر نہ اوسکا افسون کارگر ہوگا نہ مکر و حیلہ چلے گا۔ شعر

دیو تابع ہوتے ہین تدبیر سے آتی ہین بس مین پری تسخیر سے
مین نہ دیو ہون نہ پری مین نے توجو راہ اختیار کی ہے اوسی پر چلونگی - غرضکہ
شمس اپنے گہر پہونچا -

انا - اے شمس کہان یکبارگی چلے گئے تھے میری کمزور
آنکہین تمہارے دیکہنے کو ترستی تہین -

شمس - امان مین نے کیا تو بُرا مگر اب لوٹ آیا -

انا - خدا نہ کرے کہ بیٹیا تم کچھہ بُرا کرو حق تعالی
تم کو ہر بلا سے بچاے تو جلد کہو کیا کر آئے ہو -

شمس - امان مین تو اپنے لئے بی بی ٹہرا آیا مگر -

انا - خداوند اپنے حبیب اور حضرت خاتون کے صدقہ مبارک
کرے یہ گہر سدا آباد رہے ہر وقت چہل پہل ہو بیٹیا یہ کہنا فال بد ہے
کہ بُرا کیا -

شمس - امان تم تو پوری بات بہی نہین سنتی ہو اسے وہ
نہایت ہی تنک مزاج عورت ہے بات تو وہ سیدہی کرتی ہی
نہین نوکرون کی بُری گت بناتی ہے اوٹہتے لات بیٹہتے جوتی
مارتی ہے اور اپنی گالیون کو قند و نبات جانتی ہے اور اپنے
آبا سے بہی دریغ نہین کرتی -

انا - نا بیٹیا نا ایسی عورت کا اپنے پر سایہ بہی نہ پڑنے دینا
خدا نکرے جُرے سے پالا پڑے دیکہو جورو عمر بہر کی ساتہی ہوتی

ہے جو تی نہین ہے کہ آج مول لی کلہہ اوتار پھینکی بد مزاج عورت
سے ہرگز نبہائے نہ نبھے گی - یہ مین نے مانا کہ تم ہوشیار ہو پری
کو شیشہ مین اوتار سکتے ہو مگر نہ بابا بری عورت سے پیر پیغمبر ہار
بیٹھے ہین کلہہ کو خدا اولاد دے گا تب کیا ہوگا بد مزاج مان اپنے
لڑکون تک کو تو دے مارا کرتی ہین - اپنے کو کبھی شوہر کے دق
کرنے کو بیمار بنا لیتی ہین بظاہر کھانا پینا چھوڑ دیتی ہین کپڑے پھاڑ
ڈالتی ہین گہنا پاتا توڑ مروڑ پھینک دیتی ہین سو سو طرح شوہرون
کو آزار دیتی ہین ایسی اینڈی بینڈی درخواستین کرتی ہین
کہ میان کے کئے پوری نہون یا در کہو بیٹا کہ کٹیلے درخت کو کوئی چھوتا
بھی نہین چہ جائے کہ اپنے گہر لگائے مین دیکھتے دیکھتے بوڑھی ہوگئی
میری سنو یقین کرو کہ شریر عورات کی اصلاح پر کوئی مرد قادر نہین ہوسکتا
شمس - جی ہان یہہ تو سب مین بھی جانتا ہون مگر میری یہہ
رائے ہے کہ کسی بد مزاج کو چاہے عورت ہو یا مرد نیک مزاج بنانا اپنی خوبی مزاج
پر موقوف ہے مثل مشہور ہے کہ آپ اچہے تو جگ اچھا عادتون
کا بدلوا دینا کچھ دشوار نہین ہے مگر خباثت اور بد طینتی البتہ خلقی ہے
مگر جو عورتون کے قصے مشہور ہین وہ سب بدکار عورتون کے ہین
سو مین اونپر لحاظ نہین کرتا اسواسطے کہ غیر عفت اور بے عصمت
چاہے مرد ہون یا عورت دونون مثل بہایم کے ہین اور اونکی مثال
نہ لینا چاہیئے عورت و مرد دونون کا جوہر عفت و حیا ہے جن مین

ہیہ دونون فضیلت ہون گی اون سے ہر طرح کی امید ہوسکتی ہے۔

انا - اچھا بابا جو تم پسند کرو مین راضی ہون اسواسطے کہ یہ مین بخوبی یقین کرتی ہون کہ تم جو بُرا بہی کرگزروگے اوسے بناہی لوگے۔

شمس - ہان یہ تو ضرور مجہہ مین ہے مگر تم کو میرے ساتھہ بہو کے لانے کو چلنا پڑے گا اور بہو کے مزاج کی درستی کے لئے آزار بہی اوٹھانا پڑے گا۔

انا - بیٹا تم مجھے مارلو تو مارلو مین نے تمہین دودہ پلایا ہے مگر بہو سے جوتیان نہ کہلوانا۔

شمس - اونکی کیا مجال کہ تم پر ہاتھہ اوٹھا سکین مگر تو بہی تمہارے بدن کی حفاظت کے لئے ایک انوکہی پوشاک چمڑے کی مین ابہی قطع کراتا ہون وہ تم کو پہننی پڑے گی اور جس دن بہو لینے کو چلنا تو کم سے کم پندرہ جوڑے کپڑے تلے اوپر پہنکر چمڑے کا جوڑا پہن لینا ضرور ہوگا تاکہ خوب موٹی معلوم ہو۔

انا - خیر بہتر تم نے کوئی عاقلانہ بات اس مین رکھی ہوگی جو تمہاری مرضی میرے گلے مین رسی باندہ کے کہینچو تو راضی ہون۔

شمس نے اپنے گرد و فکر کو بہی تو نہ آنے دیا ہشاش بشاش رہا اور ذرہ بہی خیال نہ کیا کہ شادی کا کچھہ سامان کرنا چاہیے مگر انا کے واسطے ایک عجیب لباس چرمی سلوایا اور دہم پنجشنبہ

کی صبح سے سسرال مین شمس کی آمد آمد کے انتظار مین آنکھین راہ
پر تہین مریخ بیگم بنی ٹہنی اپنے دل مین خفا جامہ سے
باہر تہی جیون جیون آنے مین دیر ہوتی تہی وق ہو ہو سوچتی تہی
کہ کہین وہ نری ٹھٹے بازی سے فقرہ نہ دے گیا ہو اور ابا
نے سادگی سے اوسے سچا سمجھا ہو کبھی باپ پر دانت پیستی
تہی کہ وہ خود جورو کرنے کی فکر مین ہے مجہے گہر سے نکالتا ہے اور
اگر ابا نے یہی قرار دے لیا ہے اور وہ بیاہنے
نہ آیا تو کیا ہوگا خدائی مین کیا چرچے ہون گے
اب دیکہئے مقدر کیا دکہاتا ہے غرضکہ انتظار کی حد گذر گئی اور لوگون
مین سرگوشی شروع ہوئی کہ بختیار کو شمس نے خوب بنایا مگر ہنوز مغرب
کی اذان نہین ہوئی تہی اور آفتاب جہان تاب نے دامن مغرب
مین اپنا موہنہ چہپا کر دنیا کو تاریک نہین کیا تہا کہ ایک لنگڑی گہوڑی
پر اوسی ہیئت کذائی سے جو پہلے روز تہی شمس سوار دور سے
نمودار ہوا خبرداروں نے خبر دی اور گہبراہٹ رفع کیا غرضکہ شمس
سسرال کے دروازے پر آکر اوترا جیسی گہوڑی پر وہ خود
سوار تہا اوسی قسم کی اور دو گہوڑیان ذلیل و خوار جنکی تعریف مرزا
رفیع السودا نے اس طرح کی ہے اوسکے ساتہ تہین - اشعار

مانند نقش نعل زمین سے بجز فنا — ہرگز نہ اوٹہ سکے وہ اگر بیٹہے ایکبار
نہ استخوان نہ گوشت کچہ اوسکے پیٹ مین — دہونکے ہی دم کو اپنے کہ جیون کہائی کو لوہار

ہی پیر اسقدر کہ جو بتلاوے اوسکا سن — اول وہ لیکے ریگ بیابان کرے شمار
لیکن مجھے زروے تواریخ یاد ہے — شیطان او سپہ نکلا تہا جبتے ہو سوار

اون مین سے ایک گہوڑی پر ایک نہایت موٹی بد قطع بہدی عورت تہی اور تیسری گہوڑی غالباً عروس کے لئے کوتل تہی غرضکہ شمس نے اوس دیوی یا ڈاین کو مشکل سے گہوڑی سے اوتارا اور خود مجلس عقد مین جہان سب اوسکے منتظر تہے گیا۔

شمس۔ السلام علیکم۔

حضار۔ وعلیکم السلام۔

بختیار۔ آپ نے بڑا انتظار دکہایا۔

شمس۔ کیا عرض کرون الانسان خود مختار تو ہے نہین ارادہ کچہہ کرتا ہے ہوتا کچہہ ہے عرفت ربی بفسخ العزائم یہان سے جاکر اسقدر پریشان ہوا کہ عرض نہین کر سکتا ع صورت ببین حالش مپرس۔ میری صورت و ہیئت گواہی دیتی ہوگی مگر جو عرض کیا تہا اوسکا نباہ جان کے ساتہہ تہا لہذا گو چھٹکارا نہ تہا تاہم جس حالت مین تہا یہ سمجہہ کر کہ تصنع اور بناوٹ کی حاجت نہین اوٹہہ کہڑا ہوا اور پاشتہ کوب حاضر ہوا البتہ دیر تو ہوئی۔

بختیار۔ خدانخواستہ نصیب اعدا کیا اوجہن پیدا ہوگئی تہی۔

شمس۔ جناب یہہ ہی کچہہ علاقہ کے معاملات اور بدمعاملون

کی حرکات خدا کے واسطے اور نہ پہنچئے اندیشہ ہے کہ اونکا خیال مجھے از خود رفتہ نکر دے مگر براہ مہربانی ایسی تدبیر فرمایئے کہ مین جلد گہر جا سکون -

بختیار کے حرم سرا مین پردہ ہوا اور ایک عالم کامل جنکا سن شریف ساٹھ برس سے آگے گذر کے ستر کی طرف مائل تہا اور جن کے چہرہ نورانی پر ریش حنائی بکمال زیبائش چہائی تہی کہ سینہ و ناف مستور تہے بہ لباس متکلف عمامہ بر سر و عبا بر دوش تسبیح و جریب در دست نکاح پڑہنے کو تشریف لائے سب نے بسرو قد تعظیم دی ہنوز مولوی صاحب نے اپنے زانو نشست تہ نہ کیے تہے کہ شمس نے اپنی ہمراہی عورت کو بلایا اور کہا کہ وہ زیور جو یہان لانے کے واسطے تم کو دیئے تہے مجھے دو یہ عورت وہی انّا ہے جسنے شمس کو دودہ پلایا تہا اور جسکا سن و سال و حسن و جمال و خط و خال سب زیر نقاب تہا مگر بیچاری کی مصنوعی موٹائی جو چھپائے نہ چھپتی تہی وہ صرف ظاہر تہی شمس کا حکم قضا نشیم سنتے ہی بہ انفعال پیچھے کو ہٹی اور نہایت ہی خجالت آمیز دہیمی آواز سے بولی کہ ہے ہے کمال غلطی ہوئی چلتے وقت صندوقچہ لینا بہول گئی ادہر اوسکے منہ سے نکلا تہا کہ شمس کا چابک مثل برق آتا کہ وہ دوش و کمر پہ پڑا اور روئی کی طرح بیچاری کو دہنک ڈالا - اوس غریب کے رونے اور چلانے سے سارا محلسرا

گونج اوٹھا یہ حال دیکھکر مریخ کے حواس مین بھی خلل آیا اور سوچی کہ
مین تو کچھ نہین یہ پورا شیطان ہے اور حاضرین مجلس بھی سوچنے
لگے کہ جلسے کو کیسا خوب جوڑا ملا سائیس دوڑتا ہوا اندر آیا اور شمس
کے پاؤن پر گر کر شفیع ہوا اوس نے بھی دو چار ٹھوکرین کھائین اور
روتا ہوا بھاگا مگر بیچاری عورت کو مفر ملا اور وہ عورتون مین جا چھپی شمس
اپنی جگہہ یہ کہتا ہوا آیا کہ انوکھی بھول ہے عجب تماشہ ہے زیور ندارد
اور خود بہ دو گوش و بینی حاضر جب وہ ہنگامہ بوقت فرو ہوا اور شبنم
کی قطرہ افشانی نے حدت کو کم کیا ایک مرد صالح اوٹھکر مریخ بیگم کے
پردہ کے پاس گئے اور پوچھا کہ کیا آپ کا نکاح شمس مرزا ابن عارف مرزا
سے ہوگا وہ ماہ کامل شمس کا نام سنکر کچھ ایسی سرد ہوئی کہ بجز ہون
کے کچھ موںہ سے نہ نکلا آخرکار وہ بزرگ واپس آئے اور بہ شہادت شاہدین حق
وکالت ادا کیا مولوی صاحب نے چاہا کہ جھک کر شمس کے کان مین
کچھ کہین معاً شمس نے اون بزرگ منش کا کان پکڑا اور سر کو زمین تک
پہونچا کر بہ آواز غضبناک کہا کہ قبلہ مجھے سرگوشی ناپسند ہے جو کچھ
کہنا ہو بہ آواز بلند فرمائیے اور اگر مالش گوش باعث پرواز ہوش ہوئی ہو
تو خاطر جمع فرمائیے گستاخی منظور نہ تھی بہ اقتضائے ضرورت یاد دہانی
کی گئی مولوی صاحب کو باوصف کبر سنی غصہ تو بہت آیا مگر اوس وقت گفت
و شنو باعث تشہیر و تفضیح خیال کر کے بہ آواز بلند فرمایا کہ آپکا نکاح مریخ
بیگم بنت بختیار سے بہ مہر صد ہزار دینار قرار پایا ہے آپ قبول فرماتے

ہین نکاح پڑہا جاوے یہ سنتے ہی شمس نے گرجکر کہاکہ یہ سوال فضول ہے
مرد خدا اگر نکاح منظور نہ تہا تو آپ کو کیا تماشہ کرنے کو بلایا تہا۔ بیشک۔
یقیناً۔ لاریب ضرور قبول تسلیم منظور مولوی صاحب نے خطبہ پڑہنا
شروع کیا شمس سنتا رہا جب ہی نکاح پڑہ گیا نہایت برہم ہوکر بولا

شعر

گر تو خطبہ برین نمط خوانی ... بہ بری رونق مسلمانی

دندان شریف کے ساتھ بین ص ث سب غائب۔ مشک کی طرح مونہہ
سے صرف غٹ غٹ کی آواز نکلتی ہے مولوی صاحب نے نہایت ضبط
کرکے صرف اسقدر فرمایا۔ ع

خطائے بزرگان گرفتن خطاست

شمس نے لپک کر اسکے جواب مین مولوی صاحب کے عمامہ کو اونگلی
سے اوچہال دیا اور بولا کہ اس بار گران کو دور کیجئے تاکہ گرانی دماغ
رفع ہو اور پہر ہنسکر کہا کہ حضرت معاف کیجیے قصور ہوا مرزا صائب نے کیا خوب فرمایا ہے

شعر

مغز تحقیق ز ارباب عمائم مطلب ... انچہ از سر نتوان یافت ز دستار مجو

مریخ کے والد نے عمامہ اوٹہاکر او جہاڑکر پہر مولوی صاحب کے سر پر
رکہا اور چاہتا تہا کہ کچہ معذرت کرے مگر مولوی صاحب سراسیمہ ہوکر
نعلین شریف چہوڑکر ایسے بہاگے کہ تعاقب کرنا دشوار تہا یہ حرکت دیکہکر
اکثر حاضرین جلسہ بے ساختہ ہنس پڑے مبارک سلامت کا غل

ہونے لگا وکیل عروس نے ڈاڑہی پر ہاتہہ پہیر کر کہا لاحول ولاقوۃ نکاح
ہو ہی چکا تہا شربت تقسیم کیا گیا وکیل عروس نے شربت کا پیالہ نہین پیا
بلکہ فرش پر رکہہ دیا شمس نے اوس مرد صالح کی ڈاڑہی پکڑ کر شربت
مین ڈبو دی اور کہا کہ ملاحظہ کیجئے شربت ہے شراب نہین حلال ہے
حرام نہین یہ بیچارے بہی ایسے گہبرائے کہ برہنہ پا ایک جانب کو بہاگے
شمس نے لپک کر اونکی اور مولوی صاحب کی نعلین اوٹہا کر اونکی طرف
پہینکلین اور کہا کہ خالی نہ جائیے اپنا اور مولوی صاحب کا حق لیتے جائیے
شمس کی حرکات سے جن سے کبہی اوسکی تندمزاجی کا اظہار ہوتا تہا کبہی
جودت طبع اور تیزی ذہن پائی جاتی تہی حضار مجلس پر عجب اثر ہو رہا تہا
بعد عقد ہونے کے شمس حسب رسم مروجہ مریخ بیگم کے کمرہ مین گیا اور کہا کہ چلئے
اور فوراً کمرہ سے نکل کر چلا یا کہ گہوڑیان تیار ہون مین ٹہہر نہین سکتا شمس
کے مُنہ سے نکلا تہا کہ سائیس نے جواب دیا کہ حضور گہوڑیان تیار ہین شمس
پردہ کے باہر آیا اور بختیار سے مخاطب ہوا کہ حضرت خدا نے چاہا تو آنا
جانا سدا جاری ہی رہیگا مگر مجہے ایسی ضرورت ہے کہ مین فوراً گہر جانا چاہتا
ہون صاحبزادی کو رخصت فرمائیے اور چپکے سے کہا کہ قبلہ مصلحت اسی
مین ہے

بختیار - اگر آپ کو ایسی ہی جلدی ہے تو مین مانع نہین ہون -
اسوقت اور رشتے دار آگئے اور کہنے لگے کہ ایسا نہین ہوسکتا آج رخصت
کا کوئی موقع نہین دو چار روز مین بخیر و عافیت تشریف لیجائیے گا عنقریب

آپکی سالی کے نکاح کی تقریب درپیش ہے اوسمین آپکی شرکت نہایت ضرور ہے مریخ بیگم بہی چلنے کا نام سنکر پردے کے پاس آکر چلائی کہ مین اسوقت کسی طرح نہ جاؤنگی دیکہین مجکو کون لیجاتا ہے لیکن شمس نے کسی کا خیال نہ کیا اور نہایت برہم ہو کر چلایا کہ آپ میری پیاری بی بی کو روکنے کا حق نہین رکہتے اب وہ میرے قابو اور اختیار مین ہین دیکہین کون روک سکتا ہے یہ کہکر شمشیر آبدار میان سے کہینچ لی اور اپنے ملازمان کو پکارا اور کہا کہ دیکہو یہ لوگ بلوہ کرتے ہین سب لوگ شمس کو جنونی سمجہکر ہٹ گئے ۔ جب سب ہٹ گئے شمس نے تلوار میان مین کرلی اور بختیار سے پوچہا کہ شادی کی تقریب کس روز ہوگی

بختیار ۔ ۲۰ جمادی الثانی کو شادی ہے صبح سے آپ آجائین

شمس ۔ بہت اچہا بہت بہتر السلام علیکم ۔

یہ کہکر شمس نے مریخ بیگم کو ہمراہ لیا اور مع اناکے تینون شخص اون کمزور اور لنگڑی گہوڑیون پر اوسیوقت قریب نصف شب کے سوار ہوئے ۔ عروس کی شان سے وہ لنگڑی گہوڑی نہایت خلاف تہی اور ایسی بے سروسامانی کہ نہ کوئی دوستون مین سے ساتہہ تہا نہ عزیزون سے ہمراہ یہ بات نہایت عجیب تہی مگر شمس کو کچہہ پروا نہ تہی اور لوگون کے مضحکہ کا بہی اوسکو کچہہ خیال نہ تہا وہ اپنی تدبیر پر خوش اور اپنی راے پر مستقل تہا بختیار نے جو اپنے آدمی ہمراہ کئے تہے اونکو جہڑک کر واپس کیا اور بقول حسن ۔

شعر

نکل شہر سے راہ جنگل کی لی — نہ سدہ بدہ کی لی اور نہ منگل کی لی

وہ اندہیری رات اور سنسناہٹ سردی کی شدت عروس کے ہوش باختہ تہے اوسکو اپنے باپ مرزا بختیار کا گہر قدم قدم پر یاد آتا تہا ماں باپ کی دلداریوں کی منزلت پہلی ہی مرتبہ معلوم ہوئی تہی کہاں گہر مین بیٹہے بیٹہے بات بات پر بگڑنا کہاں اندہیری رات مین ٹہوکرین کہانا اور کچہ نہ کہہ سکنا سائیس کا ہوشیار خبردار بسم اللہ کہنا اور ہر قدم کی خیریت منانا دیتی مرخ بیگم جسکو مریخ فلک کہو تو بجا ہے جو ماں باپ کی نور عین اور لخت جگر تہی جس کی خاطر گہر بہر کو ہر طور سے منظور رہتی اور جس کی خوشی سے سارا گہر مسرور اور ذرہ سی بے چلینی پر اماوہ گین و رنجور رہوتا تہا ایسی اندہیری رات مین دم بخود چلی جاتی تہی - اسوقت مریخ بیگم کی وہ ضد وہ ہٹ کہ جو کہون چاہو دن ہو یا رات گرمی ہو یا برسات اوسی دم حاضر ہو کہان گئی تہی -

شمس نے کچہ دور چلکر راستہ چہوڑ نالون مین چلنا شروع کیا

سائیس - حضور سڑک دہنے کو رہی جاتی ہے -

شمس - چپ مردک

انا - بیٹا کیون خفا ہوتے ہو -

شعر

اگر بینم کہ نابینا و چاہ است — وگر خاموش بنشینم گناہ است

بزرگون کا قول ہے سائیس بیچارہ نے اوسی پر عمل کیا ہے -

یہ سنتے ہی شمس نہایت ہی بگڑا اور اپنی گھوڑی کو انا کی گھوڑی کے
پاس لا کر سراپ سراپ دو چابک اوسکو اور دو اوسکی بے زبان گھوڑی کو
رسید کیے جس سے گھوڑی اپنے آپ کو تلملائی اور انا جلدی گھبرائی آخر نہ
سنبھل سکی گھوڑی ایک طرف اور انا دوسری طرف گری سائیس بہی
خوب پٹا سائیس کے رونے اور انا کے چلانے سے جنگل گونج اوٹھا شمس
کو اسپر بہی صبر نہ آیا خود گھوڑی سے اوتر کے ٹھوکرین مارین اور چلا کر کہا کہ
اگر تو میری انا نہوتی اور میری رحم دل اور پیاری بی بی کے ساتھہ نہوتی
تو اسی جگہہ زندہ دفن کر دیتا تب اس بے ادبی کی سزا پوری ہوتی کہ مجھے
اندھا کہہ دیا اوٹھہ مال کھا کھا کر تو بہت موٹی ہو گئی ہے یاد رکھہ کہ اگر گھر
پہونچتے پہونچتے تیری ساری موٹائی نہ اوتر جائیگی اور تو دُبلی نہ نظر آئے گی
تو کوئی سخت تدبیر تیرے دُبلے کرنے کی کیجاویگی اس کیفیت کو دیکھہ مریخ کانپنے
لگی لیکن وہشت سے کچھہ نہ کہہ سکی سائیسون نے انا کو پہر گھوڑی پر لادا
اور سفر شروع ہوا۔

رات بہر بیچاری مریخ دم بخود ٹھوکرین کہاتی چلی جاتی تہی یہ تاب نہ تہی کہ
ہان تک کرے ہر قدم پر دل مین کہتی تہی خدا خیر کرے انا بیچاری کا بلا کسی
قصور کے یہ حال ہوا دیکھئے کس طرح نبتی ہے مین نے ابتک کسی کی ایسی
بات بہی نہین سُنی خدا خدا کرکے وہ اندھیری رات تمام ہوئی چڑیان بسیرے
سے جاگین اور عبادت الٰہی مین آوازین نکالنے لگین شب تار نے نقاب
اوٹھایا سفیدۂ صبح کا نمودار ہوا آنکھون کو سہارا اور راستہ نظر آنے لگا سورج

نکل آیا مگر ہنوز آدہی راہ بہی نہ کٹی تہی مریخ گہبراتی تہی مگر شمس کو پروا ہی نہ تہی لنگڑی گہوڑی پر بدستور جہومتا چلا جاتا تہا خدا خدا کر کے آٹہہ بجے کے قریب گہر دکہلائی دیا شمس نے مریخ سے مخاطب ہوکر کہا کہ پیاری مبارک ہو تمکی تو بہت ہو مگر آپ کا گہر آپہونچا وہ نظر آتا ہے۔

مریخ - شکر ہے۔

ملازمان شمس و مریخ کو آتا ہوا دیکہکر واسطے استقبال کے آئے اور قرینہ سے آداب بجالائے شمس بہ کر و فر اترا اور مریخ بیگم کو سہارا دیکر اُتارا اور مکان مین داخل ہوا ابہی مریخ بیٹہنے بہی نہ پائی تہی کہ آوازہ بلند چلایا کہ وہ شیطان داروغہ کہان ہے فوراً داروغہ حاضر ہوا اور آداب بجالایا۔

شمس - یہی میرے حکم کی تعمیل ہے کہ کسی قسم کی صفائی نہین ہر چیز گندی خاک آلودہ یہ گلدستے کسنے بنائے ہین گل داوُدی کے پہول لگادئے گئے ہین دماغ مختل ہوا جاتا ہے۔ یہ کہکر سب گلدستے اوٹہا کر باہر پہینک دئے پہر شیشہ آلات کی جانب دیکہا اور چلایا کہ کس بے ترتیبی سے شیشہ آلات لگائے گئے ہین مناسبت رنگ و مقام کا کوئی لحاظ نہین کیسی کمبخت آنکہین ہین کہ جنکو یہ تک نہین معلوم ہوتا کہ شربتی اور سرخ فانوس یکجا ہون اور فوراً لکڑی سے چہہ سات ہانڈی اور فانوس جو نہایت خوشرنگ اور نفیس تہے توڑ دئے اسی طرح شمس نے ساری چیزین آرایش کی ادہر اودہر پہینک دین اور سپاہیون کو بُلا کر داروغہ کی مشکین بند ہوائین اور حکم دیا کہ اسکی یہی سزا ہے کہ اسی طرح جب تک ہم حکم نہ دین اس کمرہ

مین پڑا رہے مریخ بیگم یہ صورت دیکھ کر تہرا اوٹھی ہوش و حواس جاتے رہے
شمس نے مریخ کے پاس آکر کہا کہ دوسرے کمرے مین تشریف لے چلئے گو وہین
فرش وغیرہ نہین ہے لیکن اوسمین اسقدر بدبو اور دماغ کی پریشانی کے اسباب بہی
نہین ہین یہ کہکر وہ مریخ بیگم کو ایک کمرہ مین جسمین سوا ے دو کرسی اور میز کے اور کچہ
سامان نہ تہا لو آگیا اور بیگم صاحب کو کرسی پر بٹہا کر بکمال محبت بولا کہ مجہکو نہایت
افسوس ہے کہ شب کے سفر مین آپکو اسقدر تکلیف ہوئی مگر کیا کرون ضرورت وقت
ایسی ہی تہی زیادہ تر افسوس یہ ہے کہ کوئی آدمی باسلیقہ نہین ہے مگر مین بہت
خوش ہون کہ باوجود سفر اور تکلیف کے مزاج آپکا برہم نہین ہوا بیشک نیک بی بیان
ایسی ہی ہوتی ہین خفا ہونے کو آپکی طرف سے مین حاضر ہون مین چلتے وقت
ناشدنی داروغہ سے کہہ گیا تہا کہ آپ کے واسطے کمرہ کسطرح سجائے
مگر اوسنے بے ترتیب چیزین رکہہ دین جس سے اندیشہ تہا کہ آپ کی نظر کو
تکلیف اور دماغ کو پریشانی ہو یہ کہکر شمس نے خانساماں کو پکارا!

خانساماں ۔حضور حاضر
شمس ۔بیشک حضور حاضر مگر حاضری غیر حاضر ۔

فوراً خانساماں نے دسترخوان بچہایا اور بوہری غوری اور چینی قابون
مین بریانی پلاو متنجن قورما قلیا کئی قسم کا کباب مرغ و ماہی فیرنی
حلوے کئی قسم کے اچار طرح طرح کے چٹنی اور مختلف پہلون کے
مربے شیرمال باقرخانی پراٹہے قرینہ سے چن دئے ۔
شمس نے بیگم سے کہا کہ دیکہئے یہ نوکرون کا سلیقہ ہے وقت تو کہانے

کا رہا نہین مگر خیر کچھ کہانا ضرور ہے چلئے مریخ اوٹھی دسترخوان پر آکر
بیٹھی اقسام کہانے کے دیکھہ کر دل مین خوش ہوئی

شعر

رات سے بہوکی تہی اور ایسی ہی ملین
ہوش تہے برجا نہ قائم تہے حواس

چاہتی تہی کہ شمس بسم اللہ کہہ کر آغاز کرے مگر شمس نے جو کہانے پر نظر کی تو ایک ساتہہ بگڑ اوٹہا اور بولا نہ کباب مین دار چینی۔ نہ حلوے مین زعفران۔ یہ کس قسم کا کہانا پکایا ہے یہ کس طرح گوارا ہو سکتا ہے ہر چیز ثقیل اور کثیف ایسی غذا کسطرح بیگم صاحب کو ہضم اور پسند ہو سکتی ہے یہ کہکر رکابیان تشتری اور پیالے خانساماں کی طرف پہینکے اور وہ بیچارہ روتا ہوا بہاگ گیا اور شمس دسترخوان اولٹ کر کہڑا ہو گیا اور نہایت برہم ہو کر بولا کہ خدا آج ہم اور بیگم صاحب تمہاری بدولت روزہ رکہین گے مریخ بیگم مونہہ دیکہتی رہگئی اور چاروناچار اوٹہہ بیٹھی شمس نے کہا کہ مجکو کسطرح گوارا ہو سکتا ہے کہ ایسا مضر کہانا آپ کے روبرو رکہا جاوے مین فوراً سادہ کہانا پکواتا ہون۔ اس عرصہ مین کسی نے آکر عرض کی کہ مہتمم علاقہ حاضر ہے شمس باہر گیا اور فوراً گہوڑے پر سوار ہو یہ کہہ کر چلا گیا کہ مین ابہی آتا ہون ہر چیز تیار رہے۔ بعد اُسکے جانے کے مریخ بیگم نے انا کو بلوایا اور پوچہا کہ داروغہ کا کیا حال ہے۔

انا۔ بیگم صاحبہ وہ بدستور بندہا پڑا ہے۔

مریخ بیگم۔ کبتک وہ اسطرح پڑا رہیگا تم اوس غریب کو کہول کیون نہین دیتین

انّا ۔ میرا کیا مقدور ہے ۔
مریخ ۔ کیا یہ ممکن نہین کہ اوسکی رسی ڈہیلی کردی جاے بیچارے
کے ہاتہہ پاؤن دکہنے لگے ہونگے ۔
انّا ۔ بیگم صاحبہ کسکو جرأت ہے کہ خلاف مزاج سرکار کے کچہ کہے
مریخ ۔ کسی کو راستہ پر ٹہلا دو کہ اونکو دیکہتا رہے اور رسی
بیچارے کی ڈہیلی کرا دو ۔
انّا ۔ دکانون پر ہاتہہ رکہہ کر، میرے تو مقدور سے باہر ہے بی بی
جو امر اور فعل خدا پر ظاہر ہو بہلا وہ کب چہپ سکتا ہے ہم سب راستی
کے پابند ہین اگر سرکار سے کوئی نہ بہی کہے اور وہ خود پوچہہ او ٹہین
کہ داروغہ کی رسی کسنے ڈہیلی کی تو ہمکو خود اقرار کرنا پڑے گا اور سرکار
کا ٹہکانا کیا چہلاوہ کی طرح آجاتے ہین گویا گئے ہی نہ تہے ۔
مریخ ۔ آخر کتنی دور گئے ہین اور کہان گئے ہین ۔
انّا ۔ حقیقت تو معلوم نہین مگر قرینے سے کہتی ہون کہ علاقہ پر
کوئی واردات ہوئی ہے جو صبح تڑکے چلے گئے اب خدا خیر کرے کہ وہان
سے کسی کو نہ پکڑ لاوین اور داروغہ کی طرح اوسکی بہی کم بختی آجاوے ۔
مریخ ۔ خدا کی پناہ حق تعالی خیر کرے مگر انّا تم دبلی کیسی ہوگئین
سارا تمہارا موٹاپا کیا ہوا ۔
انّا ۔ حضور خوف بری چیز ہے مارے ڈر کے خون خشک ہو ٹاپا
رخصت ہو گیا آپ نے بچشم خود دیکہا ہے کہ ذراسی گستاخی پر چہبے سرکار

کسطرح پیش آئے

مریخ۔ کیا انکا ہر دم یہی حال رہتا ہے۔

انا۔ قربان جاؤں بچپن سے کچھ ایسی ہی خو ہے راست بازی اور صدق تو ضرور سرکار کے رگ و پے مین ہے سچائی کے عاشق ہین مکر و زور حیلہ کے دشمن ہین وعدے کے پکے ہین مہر و محبت کے افتاب مروت و مودت فیض و بخشش مین انتخاب ہین چنانچہ یہ اونکی انعام و اکرام و عطا کی ادنی مثال ہے کہ داروغہ کل سے بند پڑا ہے مگر چون نہین کرتا وجہ کیا ہے کہ احسان سے دبا ہوا اور بند بند سرکار کی مہربانیون سے جکڑا ہوا ہے مگر یہان نہ کسی کی بات کی برداشت ہے نہ جواب سننے کی تاب جو وہ کہین کوئی چون وچرا نکرے اگر خیر چاہے تو سعدی کے قول کی پیروی کرے۔

شعر

اگر شہ روز را گوید شب ست این ببا یدگفت اینک ماہ و پروین

جھوٹے بدمعاملہ سے اونکو ایسی عداوت ہے کہ عرض نہین کر سکتی بچپن سے مین دیکھتی ہون کبھی کھیل تک مین بھی جھوٹھ نہین بولے ادہر کوئی خطا و قصور ہوا اور بڑے حضور (والد شمس) نے پوچھا فوراً اقرار اور معافی کے خواستگار ہوئے یہی برتاؤ اوستاد اور معلمون کے ساتھ کیا ضد ہٹ مان تک کے سامنے نہین کی اور ماں باپ دونون کے ادنی اشارہ کی تعمیل کس خوشی سے کرتے رہے

کہ جب مین یاد کرتی ہون تو دل بھر آتا ہے جس فعل سے روکا گیا ہی وہ بھاتا نہ تھا فوراً کنارا کیا کبھی پلٹ کر نہ جواب دیا نہ پوچھا نہ مان باپ کو کبھی جھڑکنے کا موقع ملا نہ اوستا اور اتالیقون کی خفگی کی نوبت پہونچی یہی وجہ ہے کہ اپنے متعلقین سے چاہتے ہین کہ پوری فرمانبرداری کرین

مریخ۔ انا شاید یہ بات خلاف فرمانبرداری کے نہو گی کہ تم اب ایک ٹکڑا روٹی کا اور تھوڑا سا پانی مجکو لادو تاکہ میرے ہوش و حواس درست ہون۔

انا۔ بیگم صاحبہ مین نے حکمت نہین پڑہی نہ معلوم کونسی غذا آپکو مفید اور کونسی آپکے مضر صحت ہو خدانخواستہ اگر کچھ ہو جاوے تو کون جوابدہی کریگا۔

مریخ۔ کیا یہان کا یہ دستور ہے کہ جو مان باپ کا گھر چھوڑکے آپکے گھر آئے وہ بھوکا پیاسا مر جاوے۔

انا۔ خدا نکرے بیگم صاحب آپ تو اپنے گھر آئی ہین مان باپ کا گھر تو عاریت تھا آپ ہی اس گھر کی مالک ہین۔

مریخ۔ سبحان اللہ اگر مین اس گھر کی مالک ہوتی تو بھوکون مرتی

انا۔ آپ مالک نہین ہین تو کون ہے البتہ یہ ضرور ہے کہ کوئی امر خلاف مزاج اونکے واقع نہو جو میرے اور آپکے دونون کے مالک ہین اور جس سے کدورت پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔

یہ باتین ہو رہی تہین کہ باہر سے ایک ماما دوڑی ہوئی آئی اور کہا

خاموش سرکار آگئے

شمس۔ معاف کیجئے آپ کو میرا انتظار تو کرنا پڑا ہوگا مگر مین مجبور تھا علاقہ پر گیا تھا لیکن دیکھئے کہ اتنی دیر مین چار کوس گیا اور چار کوس آیا اور آپ کے لئے نہایت عمدہ شلجم لایا ہون جو اگرچہ پک گئے تقول سعدی بہ از نقرۂ خام ہوتے ہین۔

مریخ۔ آپ کی مہربانی مگر۔

شمس۔ (چلاکر) مگر۔

مریخ۔ مین یہ کہتی ہون کہ داروغہ بہوکا پیاسا کئی دن پڑا رہیگا۔

شمس۔ کیا آپ کو اوسکا یہ فعل پسند ہے کہ اوسنے عدول حکمی کی اور آپکے آرام و آسایش کا سامان نہ کیا اسواسطے اوسکو سزا دینا ضرور ہوا۔

مریخ۔ آپ کو بہ نظر محبت البتہ یہ بیجا تکلیف نظر آتی ہوگی اور یہ آپ کی کمال مہربانی ہے مگر مین اپنی بے آرامی کی مطلق شکایت نہین کرتی اگر آپ کے خلاف مزاج نہو تو داروغہ پر مہربانی فرمائیے۔

شمس۔ خیر آپ کی خوشی معاف کیجئے بلاو داروغہ کو۔

انّا۔ وہ تو بندہا پڑا ہے۔

شمس۔ بیگم صاحبہ نے اوسکو معاف کردیا رسیان کہولواکے بلاؤ۔

داروغہ۔ اداب عرض کرتا ہون۔

شمس۔ بیگم صاحبہ نے تمہارا قصور معاف کیا۔

داروغہ۔ حق تعالی حضور کو اور بیگم صاحبہ کو بجاہ و مرتبہ سلامت رکھے

شعر

الہی تا جہان را نام باشد در جہان باشی ❊ بدولت کامیاب و کامبخش و کامران باشی

شمس۔ انا وہ دوشالہ اس بدبخت کو دیدو بیگم صاحبہ نے صرف قصور ہی معاف نہین کیا بلکہ انعام بہی دیا ہے۔

داروغہ۔ ہمیشہ چو خور گیتی افروز باد

ہمہ روز تو عید و نوروز باد

انا۔ مبارک وہ گہر جسمین ایسے رحیم و کریم اور فیاض خاتون ہون

اسوقت ماما ایک خوان لائی اور شمس کے سامنے رکہا اور کہا کہ حضور منجھلے مرزا صاحب کے گہر سے بیگم صاحبہ کے لئے آیا ہے۔

شمس۔ بیگم میرے منجھلے بہائی خورشید مرزا کی بی بی نے یہہ تحفہ بہیجا ہے اور ایک تشتری خوان سے اوٹہا کر دی کہ ملاحظہ کیجئے۔

مریخ نے تشتری لی اور کہا کہ نان خطائی بہت عمدہ ہین اور بہ کمال بے تکلفی بوجہ شدت بہوکہ کے کہانی شروع کی۔

شمس نے عمداً چند کہانے دین بعد اسکے یہ کہا کہ بس کیجئے کثرت شیرینی مضر جگر ہے مجہکو تمہاری صحت و آرام کا ہر دم خیال ہے اسلئے منع کرتا ہون مریخ بیگم نے جسقدر نوش جان کی تہین پانی پینے کے لئے کافی

تہین فوراً ہاتہہ روک لیا اور اوٹہہ کہڑی ہوئی بعد اسکے شمس دفتر کے کمرہ مین چلا گیا شب کو جب گہر مین آیا تو دیکہا کہ مریخ بیگم غصہ مین بہری ہوئی بیٹہی ہین شمس نے سوچا کہ ابہی کسیقدر اور حکمت عملی درکار ہے۔ اور قریب اکر کہا کہ آرام گاہ مین چلیئے مریخ بیگم نے سونہہ پہیر لیا اور کہا مین نہ اوٹہونگی آپ تشریف لیجایئے۔ شمس نے کہا کہ بیشک آپکا جسم نازک ہے اسقدر سفر کی تکلیف اوٹہائی ماندگی کے سبب سے اوٹہنے کو جی نہ چاہتا ہوگا اور یہ کہکر مریخ بیگم کو مع کرسی اوٹہا کر آناً فاناً کمرہ خوابگاہ مین پہونچا دیا بیچاری حیران رہ گئی وہان پہونچ کر شمس نے پہر عمل کرنا شروع کیا کہ کیسا ناہموار ناموزون غیر منقطع بستر بچہایا ہے یہ نوکر بیوقوف بدتمیز احمق۔ نالائق خفقانی مجنون ہین۔ اسوقت مریخ بیگم سے ضبط نہو سکا بول اوٹہی کہ نہ معلوم وے ایسے ہین یا کوئی اور

شمس۔ آپ کی نسبت یہ خیال و قیاس و گمان و وہم بہی نہین ہو سکتا۔ آپ عقیلہ جمیلہ حسینہ و فہیمہ ہین آج ہی تشریف لائی ہین کسطرح ممکن تہا کہ آپ سب باتون کی نگرانی کر لیتین۔ یہ کہکر شمس نے چارپائی اوٹہا کر پہینک دی کہ پایہ اور پٹی سب چور ہو گئے میز آئینہ وغیرہ جو کچہ تہا سب اوٹہا کر پہینک دیا اور بولا کہ مین ان سب نوکرون کو ابہی دفع کرتا ہون اور باہر نکلکر داروغہ کو بلا کر بہ آواز بلند کہا کہ خبردار کل صبح کوئی نوکر اپنی صورت نہ دکہاوین تمہاری بدولت نہ دن مین کہانا میسر ہوا نہ شب کو

سونا سب چلے جاؤ صرف اتنا کافی ہے ہم اور بیگم صاحبہ ہر چیز کا
خود انتظام کر لینگے - یہ کہکر کمرہ مین آیا اور مریخ بیگم سے کہا کہ دیکھیے
آپکی خاطر مین نے کُل مردودون کو نکال دیا کل آپ گھر کا انتظام
فرماوینگی اور مین باہر کا کام دیکھونگا اور انشاء اللہ کل ۸ بجے آپکی
توجہ سے ایسا کہانا ملے گا کہ آج کی کدورت رفع ہو جاویگی - آج نہ کہانے
کا وقت رہا نہ سونے کا یہ سنکر مریخ بیگم سناٹے مین آگئی اور شمس نے
یہ اشعار گانے شروع کئے -

اشعار

زن خوب و فرمانبر و پارسا — کند مرد درویش را پادشا
برو پنج نوبت بزن بر درش — کہ یار موافق بود در برش
بدنیا ز زن راحتے بیش نیست — بہ از دے کسے خیر اندیش نیست
ز تنہائی آدم چو گردید زار — بہ بخشید حق مونس غمگسار
ہمہ روز گر غم خوری غم مدار — چو شب غمگسارت بود در کنار

مریخ - ع - اگر گرسنہ ماند آن غمگسار -
شمس - ع - کند چون زن نیک صبر و قرار -
مریخ - ع - چو از ماندگی حالش ابتر بود -
شمس - ع - زخاموش ماندن ز بہتر بود -
مریخ - ع - چو از دوست ناید جز آزار ہیچ -
شمس - ع - چو اہل وفا روز جنگش بہیچ

مریخ - ع - خرد را چو کمش نہ آید پسند -

شمس - ع - چو دارو ئے تلخش شمر سودمند -

جب مریخ نے دیکھا کہ شمس کے مقابلہ کی اوسکو تاب نہین ہے بے تاب ہوکر بولی - ع بے شک جواب آپ کے سب لاجواب ہین -

شمس - اتحاد و اتفاق کا موزونیت نتیجہ ہے آپکی جودت طبع اور نازک خیالی شل نزاکت جسمانی و نفاست روحانی کے عیان ہے لیکن قدردان چاہیے وہان کون سکتا تھا - ع - قدر گوہر شہ بداند یا بداند جوہری

یہ سُنکر مریخ سے ہنسی ضبط نہو سکی اور شمس اور وہ ہنس ہنس کر باتین کرنے لگے باتون مین بقیہ رات آنا فانا ختم ہو گئی نماز کا وقت آ گیا شمس باہر گیا مریخ نے انّا کو جگایا اور کہا اجی انّا اوٹھو کوئی ایسی تدبیر بتلاؤ کہ ۱۰ بجے عمدہ کہانا طیار ہو سکے -

انّا - اس مکان مین کوئی نوکر سوا ے میرے حاضر نہین ہے مجکو جو حکم ہو بجا لاؤن -

مریخ - کہانا پکانے کا سامان ہونا چاہئیے -

انّا - سامان سب توشہ خانہ مین موجود ہے کسی چیز کی کمی نہین ہے جو حکم ہو لے آؤن -

تسخیر

شعر

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نہ گوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

۱۰ بجے شمس اندر کے کمرہ مین آیا اور مریخ بیگم سے دریافت کیا کہ کھانے کا کیا انتظام ہے

مریخ - کھچڑی تیار ہے -

شمس - سبحان اللہ کیا نفیس غذا ہے امیر وغریب تندرست و بیمار سب کے مزاج کے موافق -

اس عرصہ مین انّا کھچڑی دو تشتریون مین رکھہ کرلے آئی اور دسترخوان بچھا کر تشتریان سامنے رکھہ دین شمس نے دیکھتے ہی تعریف کرنی شروع کی اور انّا سے کہا کیا خوشبودار لذیذ لطیف کھچڑی پکی ہے جسکی بو باس سے روح کو تازگی حاصل ہوتی ہے -

انّا - ماشاء اللہ کن کا ہاتھہ لگا ہے -

مریخ - آپکی ہدایت کا نتیجہ ہے -

شمس - اچھا انّا داروغہ سے کہو کہ مع جملہ ملازمان کے حاضر ہو تا کہ سب کو معلوم ہو جاوے کہ اچھا کھانا کیسا ہوتا ہے -

تھوڑی دیر مین انا مع داروغہ اور سب ملازمون کے حاضر ہوئی اور شمس نے تشتریان منگوا کر کھچڑی سب کو تقسیم کروائی اور کہا کہ بیگم صاحب کے اہتمام سے یہ کھچڑی تیار ہوئی ہے دیکھو کیسی عمدہ ہے ملازمان نے کھچڑی کھا کر شمس و مریخ کو دعائین دین اور انّا نے کہا کہ ہم سب ملازم تو

تھے ہی لیکن آج سے بیگم صاحبہ کے نکخوار ہو گئے۔

چوتھی جمادی الثانی کی صبح ہوئی تو شمس نے عذر روانگی مین تاخیر کی مریخ ہر لحظہ میکے جانے کو بیقرار تھی لیکن خاموش رہی اوسکو شمس کے حسن انتظام اور محنت پر اعتماد کلی تھا سمجھتی تھی کہ دیر کی کوئی وجہ ہوگی جب پہر دن چڑھ گیا تو خود ہی شمس نے بندوبست روانگی کا کیا اور مریخ سے کہا کہ غافل کیا بیٹھی ہو شمشاد پور چلنا ہے تیار ہو جاؤ پھر کھانا منگوایا اور نوکروں کو عمدہ لباس عطا فرمایا اور بکرو فر سسرال گیا شادی مین شریک ہوا اور ہنسی خوشی سے واپس آیا اور چند روز بعد پھر دوسری سالی کی شادی مین بھی شریک ہوا اسوقت سے مریخ بیگم نہایت خوشی اور آرام سے اپنے شوہر کے ساتھہ رہنے لگی جب روز گذر چکا تھا کہ موسم بہار آیا نوروز کی تقریب مین بختیار مرزا نے اپنی بیٹیون اور دامادون کو بلایا اور وے سب مع اپنی اپنی بی بیون کے مہمان ہوے اور عزیز بھی بہان بھی بختیار مرزا کے یہان جمع ہوئین ایک رات کھانے سے فارغ ہو کر یہ اور تینون داماد بیٹھے ہوئے باتین کر رہے تھے رات کے دس بج گئے تھے اثنائے گفتگو مین چھوٹے داماد یوسف مرزا نے شمس سے مزاحاً پوچھا کہ فرمائیے آپ سے اور مریخ بیگم صاحبہ سے کیونکر بنتی ہے

شمس۔ اب اصحاب فرخ بیگم صاحب کو مریخ بیگم کیون کہتے ہین مجھے نہایت ہی ناگوار معلوم ہوتا ہے کہ ایسی رحیم اور خوش مزاج ہر دل عزیز کو ایسا خطاب دیا جاسے اوس بیچاری نے کسکی جان لی کس پر آفت ڈہا دی ذرہ مین بھی تو سنون۔

یوسف مرزا۔ معاف فرمائیے خطا ہوئی مین نے جو شہو نام تہا
وہ لیا تہا اب آپ اصل سوال کا جواب دین۔
شمس۔ وہ ہر مدح او ثنا کی مستحق ہین میرے ہر رنج اور انتشار کی
پوری ہمدرد اور کامل طرح مونس وغمگسار رنج وراحت کی شریک ہین اگر میرے
سر مین درد بہی ہو تو مثل پروانہ گرد ہو کر اپنی جان مجہہ پر قربان کرنے کو آمادہ
ہوتی ہین میری خور و پوش کا ایسا عمدہ اہتمام کرتی ہین کہ اوس سے
زیادہ ممکن نہین اور خانہ داری کا انتظام اگر کوئی سلیقہ سے کرسکتا ہے تو
فرخ بیگم ہی کرسکتی ہین اور یہ تو ممکن ہی نہین کہ میرے خلاف مزاج کوئی امر
اونکے خیال مین بہی گذرے مختصر یہ ہے کہ مین گہر کا کام کچہہ نہین کرتا نہ
جانتا ہون کہ کیا ہوتا ہے نوکر چاکر سب پر اونکو پورا اختیار ہے اور ہر کوئی
اونکا مداح و ثناخوان ہے۔
وقار مرزا۔ حضرت ہم تو یہ سُنا کرتے تہے کہ عادت درحقیقت طبیعت
ہوجاتی ہے اور اوسکا بدلنا دشوار ہے۔
شمس۔ جناب آپکا فرمانا بجا ہے لیکن مدد الہی سے سب کام آسان
ہوجاتا ہے۔
محمود مرزا۔ اگر میان شمس آپ نے سچ مچ بن کی بگڑی صاحبزادی کو
بنا لیا تو ع۔ آفرین بر ہمت مردانہ تو۔
بختیار مرزا۔ میری وہ نور دیدہ اور سرو سینہ ہے مگر مین مشکل
سے یہ باور کرتا تہا کہ اوسکے اطوار بدل جائینگے۔

شمس - حضرت آپ کے ناز و نعم کی پرورش کا اثر ضرور اونپر ہوا تھا لیکن جب بار خانہ داری اونپر پڑا اور کل اہتمام اونکے ذمہ ہوا تو تبدیل عادت لازم آئی -

یوسف مرزا - ہمکو کیونکر یقین ہو -

شمس - بہت آسانی سے ہم اور آپ کوئی فرمایش کرین - ابھی یہ عقدہ حل ہو جاوے گا -

یوسف مرزا - بہتر آپ ہی تجویز کیجیے کہ کیا فرمایش کیجاوے -

شمس نے فوراً یہ رقعہ اپنی بی بی کو لکھا جان من ہین بہت خوش ہونگا کہ آپ براہ مہربانی اپنے سر کے بال اسی وقت بطور تحفہ عنایت کرین اور رقعہ وقار مرزا اور یوسف مرزا کو پڑہ کر سنایا -

وقار مرزا - ایسی نامناسب استدعا مین اپنی بی بی سے نکرونگا -

یوسف مرزا - فی الواقع نہایت بیجا ہے -

شمس - بیشک آپ کا تامل بلا وجہ نہین ہے - خیر ہم سب یہ کہلا بھیجین کہ ابھی اسی وقت ہمارے ساتھ گھر چلنے کے واسطے ہر سہ بیگم صاحبان تیار ہو جائین -

وقار مرزا و یوسف مرزا نے کہا بہت مناسب ہے اور فوراً تینون نے یہی پیغام اپنی اپنی بی بیون کے پاس بھیجا جب یہ پیغام گھر مین پہونچا روح افزا اور گیتی افروز نے اپنے شوہرون سے عذرات کہلا بھجوائے مگر مریخ بیگم باوصف ممانعت اپنی بہنون کے فوراً اوٹھ کر چلنے تک آئین اور ماما نے

شمس سے عرض کیا کہ سواری منگوائیے حضور پردہ کے پاس منتظر ہیں
شمس نے وقار مرزا اور یوسف مرزا کو جھک کر سلام کیا اور پردہ کے پاس
جاکر بی بی سے معذرت کی کہ ایک وجہ خاص سے آپکو تکلیف دی گئی تھی
لیکن اسوقت چلنا ملتوی کیا گیا۔

حاصل یہ ہے کہ مریخ بیگم واقعی فرخ بیگم ہوگئی اور شمس کی زندگی نہایت
خوشی سے بسر ہوئی اور آخر کو بختیار مرزا کی نصف جائداد کا شمس مالک ہوا فقط

مشکلے نیست کہ آسان نشود
مرد باید کہ ہراسان نشود

اشتہار

اردو ڈائجسٹ - ہر چہار ہائی کورٹ کلکتہ و مدراس و بمبئی والہ آباد و محکمہ عالیہ پریوی کونسل من ابتداے ۱۸۷۶ء لغایت ۱۸۹۶ء یہ کتاب ۱۴۰۴ صفحہ پر ختم ہے اس ڈائجسٹ کے ذریعہ سے جملہ مطالبات کی نظیر ملسکتی ہین اور نظائر متعلق ہر امر علیحدہ علیحدہ بہ ترتیب حروف تہجی (مثل ڈکشنری یا لغت) درج ہے قیمت پانچون جلد کی للعہ علاوہ محصول ڈاک اور خریدارون کے لئے حسب سہولت چار یا پانچ مرتبہ کرکے ایک ایک جلد جس مدت مین طلب فرماوین بذریعہ ویلیو ایبل بھی بہیجی جا سکتی ہے -

مجموعہ تعزیرات ہند مصححہ ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۶ء جو کل ترمیمات اکتھا ۱۸۹۶ء تک ترمیم ہوئی ہے شامل ہے علاوہ محصول ۱۲ ر

ایکٹ انتقال جایداد - ایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۲ء مرمہ حسب ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۸۵ء علاوہ محصول ۶ ر

فیصلجات عدالت بورڈ مال سنہ ۱۸۸۳ء لغایت سنہ ۱۸۸۷ء (یہ فیصلے معاملت داران و مختاران کے بہت کار آمد ہین قیمت علاوہ محصول عہ آر

نظائر مال منتخب انڈین لا رپورٹ - یہ فیصلے ممالک مغربی و شمالی کے پورے معہ تجویز حکام عالی مقام عدالت ہائی کورٹ من ابتداے ۱۸۷۵ء لغایت ۱۸۹۲ء) یعنی جلد اول لغایت جلد ۱۴ قیمت علاوہ محصول للعہ ر

رسالہ اخلاق حسنہ - یہ رسالہ حسن اخلاق کے بیان مین اپنا مثل نہین رکھتا قیمت ۱ر

فہرست کتب موجودہ مطبع نظائر قانون ہند الہ آباد

نام کتاب	قیمت
انڈین لا رپورٹ یعنی نظائر قانون ہند جو ترجمہ لفظ بلفظ از نظائر ہر چہار ہائی کورٹ مندرجہ انڈین لا رپورٹ انگریزی کا ہے قیمت سالانہ پیشگی علاوہ محصول ... اور مع محصول سنہ ۱۸۸۱ء سے ہر سلسلے کی ماہوار قیمت علیحدہ علیحدہ علاوہ محصول حسب ذیل ہے ... ماہوار	سالانہ
سلسلہ کلکتہ ...	
سلسلہ مدراس ...	
سلسلہ بمبئی ...	
سلسلہ الہ آباد ...	
ڈائجسٹ انڈین لا رپورٹ من ابتدائے سنہ ۱۸۷۶ء لغایت سنہ ۱۸۸۰ء قیمت علاوہ محصول ...	
ڈائجسٹ سنہ ۱۸۸۵ء قیمت بر کاغذ قسم اول	
ایضاً ... قسم دوم	
رسالہ خلاصہ نظائر ماہواری عدالت ہائے ہائی کورٹ واقع ہند مع سرکلر و ایکٹ وغیرہ القابہ جن میں جملہ نظائر تازہ ہر چہار ہائی کورٹ مندرجہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ و مدراس و بمبئی و الہ آباد و کلکتہ لا رپورٹ و انڈین جیورسٹ مدراس مندرج ہوتی ہیں قیمت سالانہ پیشگی مع محصول ..	
نظائر فوجداری مکمل مندرجہ انڈین لا رپورٹ من ابتدائے سنہ ۱۸۷۶ء لغایت سنہ ۱۸۸۵ء تیار ہے قیمت فی سال ... علاوہ محصول	
نظائر پریوی کونسل سنہ ۱۸۸۰ء لغایت سنہ ۱۸۸۵ء عدالت جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند ... فی سال	
نظائر مال منتخبہ انڈین لا رپورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۱ لغایت ۱۰ ...	
رسالہ اصول شفع مع نظائر قیمت فی جلد علاوہ محصول	
قانون ٹارٹ ... ایضاً	
ایکٹ نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء قانون لگان ممالک مغربی و شمالی	
ایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۲ء قانون انتقال جائیداد معہ ترمیم	
ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء مجموعہ ضابطہ فوجداری	
ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۸۶ء امانت	
ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۸۶ء معہ ...	۱۰

نام کتاب	قیمت
ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۸۶ء بمراد لگانے انکم ٹکس کے	
ایکٹ نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۸۶ء ...	
ایکٹ نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۸۶ء متعلقہ قرضداران ... مع محصول	
ایکٹ نمبر ۶ سنہ ۱۸۸۶ء ترمیمہ ضوابط دیوانی و ایکٹ رجسٹری سنہ ۱۸۷۷ء	
و ایکٹ حد سماعت سنہ ۱۸۷۷ء ... بلا محصول	
شرح قانون شہادت مولفہ آنریبل مسٹر جسٹس سید محمود صاحب	
بیرسٹرایٹ لا و جج ہائی کورٹ الہ آباد طبع دوم بلا محصول	
تعزیرات ہند مصححہ لغایت سنہ ۱۸۸۶ء ...	
رسالہ انتقال اسم فرضی ... بلا محصول	
منتخب فیصلیجات بورڈ مال سنہ ۱۸۸۳ و ۸۴ء ...	
منتخب فیصلیجات بورڈ مال سنہ ۱۸۸۵ و ۸۶ و ۸۷ء ...	
رسالہ تپ موسمی ...	
انتخاب دلپذیر۔ مروجہ سررشتہ تعلیم	
رسالہ تفریح العقلاء۔ ماہوار قیمت سالانہ پیشگی مع محصول	
قصہ گل اندام ... علاوہ محصول	۱
قصہ نسرین صد برگ ...	۱
قصہ چندراوتی ...	
قصہ شور و شر ...	
قصہ سنہری بی بی ...	
قصہ ماہ وش ...	
بہار چمنستان۔ یہ قصہ نہایت دلچسپ عمدہ ہے اردو	۵
پھلواری کی چھپ۔ قصہ مذکور بالا ہندی میں	
بھگوت تتو نروپن ...	
رکمنی منگل ہندی ...	
ٹبلر سرمن انگریزی ...	۶
رسالہ ہر دل عزیز (یہ کتاب تصوف میں ہے)	
رسالہ اخلاق حسنہ ...	
تسخیر التحفہ ...	

المشتہر شیخ بھونیال منیجر مطبع نظائر قانون ہند الہ آباد محلہ ...